رجسٹرڈ نمبر اے ۹۲۲
ٹیلیفون ۲۹

تار کا پتہ
"انجمن" علی گڑھ

ہماری زبان

انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ کا پندرہ روزہ اخبار

قیمت فی پرچہ دو آنے — سالانہ چندہ دو روپے

جلد ۱۵	یکم و ۱۶ اپریل ۱۹۵۶ء	ایڈیٹر:- آل احمد سرور	۳۰ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ	نمبر ۷، ۸

راجستھان اردو کنونشن

۲۸، ۲۹، ۳۰ مارچ کو جے پور میں جو اردو کنونشن ہوا وہ کئی حیثیتوں سے قابل ذکر ہے۔ اوّل تو اس کنونشن میں انجمن ترقی اردو کی ریاستی شاخ بنائی گئی جس کے صدر الطاف احمد خیری صاحب اور سکریٹری احترام الدین شاغل منتخب ہوئے۔ دوسرے اس میں راجستھان کے ہر طبقے اور مسالک کے لوگ شریک ہوئے۔ تیسرے اس کے جلسوں میں جے پور کے باشندے کثیر تعداد میں موجود تھے۔ چوتھے اس میں جو قراردادیں پاس ہوئیں وہ سب کام کی ہیں اور راجستھان میں اردو کی بقا اور ترقی کے متعلق ہیں۔ اس کے ساتھ جو علمی نمائش ہوئی تھی وہ بھی بہت اچھی تھی علاوہ فارسی اور عربی کے بعض نادر نسخوں کے۔ غالب کا کلیات فارسی جس میں غالب کے قلم سے جابجا اصلاحیں اور اضافے ہیں۔ زین العابدین عارف کا اردو دیوان، بھگوت گیتا کا اردو ترجمہ جو محمد شاہ کے عہد کا معلوم ہوتا ہے۔ سرسید کے (۱۲۰) غیر مطبوعہ خط اور خطاطی کے کئی نادر نمونے خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ راجا پرکھ کے افتتاحیہ خطبے اور صدر مجلس استقبالیہ رام کشور بیاس کے خطبے سے اندازہ ہوا کہ اگر اردو کی تہذیبی اور تمدنی اہمیت کو اچھی طرح واضح کیا جائے تو راجستھان میں بھی اردو کے ساتھ انصاف ہو سکتا ہے۔ مولانا حفظ الرحمٰن نے اپنی تقریر میں اردو کے لئے دوسرے پنج سالہ منصوبے کا ذکر بہت خوبی سے کیا۔ پہلے منصوبے میں اردو دشمنی کے خلاف لڑنا سب سے بڑا فریضہ تھا۔ دوسرے منصوبے میں اردو کے ساتھ ہر خطے میں انصاف کرانا اور اس کے جائز جمہوری حق کو منوانا خاص کام ہے۔ کنونشن میں بعض اچھے مقالے پڑھے گئے اور اردو کا ایک مشاعرہ بھی ہوئے۔

ہمیں یقین ہے کہ راجستھان کے کارکن الطاف احمد خیری صاحب اور احترام الدین شاغل صاحب کی قیادت میں راجستھان میں انجمن ترقی اردو کی شاخوں کا جال پھیلا دیں گے، اور ابتدائی مدارس میں اردو کو ذریعہ تعلیم بنا سکیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ انھیں بالغوں کو جدید طریقوں سے اردو پڑھانے کا کام بھی شروع کرنا چاہیے۔ ہمیں ایک طرف حکومت سے اردو کا حق منوانا ہے دوسری طرف اردو کی خدمت خود بھی کرنا ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ اس مبارک کام کے لئے راجستھان میں بہت اچھی فضا قائم ہو گئی ہے۔

ہندستانی اکیڈمی کا دورِ جدید

ہمیں یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ ہندستانی اکیڈمی جسے حال میں ہندی اکیڈمی بنا دیا گیا تھا پھر اپنے پچھلے پروگرام کے مطابق کام کرے گی اور اس میں اردو کی بھی مناسب نمائندگی ہو گی۔ ہندستانی اکیڈیمی نے ماضی میں ہندی اور اردو دونوں کی بڑی قابل قدر خدمت کی ہے۔ اس لئے ہمیں افسوس تھا کہ آزادی کے بعد اردو کے حقوق کو بری طرح نظر انداز کیا گیا تھا۔ اب اس خوشگوار تبدیلی کے بعد امید ہے کہ اردو میں تصنیف و تالیف کا کام پھر سے شروع ہو گا۔ اور اردو کے دوستوں اور ہمدردوں کو اس شکایت کا موقع نہ ملے گا کہ حکومت اردو ادب کی ترقی کے لئے کوئی قدم اٹھانا نہیں چاہتی اور اسے اس قومی سرمائے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

راجستھان اردو کنونشن جے پور

کنونشن کا پہلا افتتاحی اجلاس ۲۹ مارچ کو ہوا۔ ٹھیک دس بجے دن میں مہاراجہ سر سوائی مان سنگھ جی بہادر والئی ریاست جے پور راج پرمکھ راجستھان مسلم مسافر خانہ کے اندر داخل ہوئے پہلے ہوا۔ اسکاوٹس نے سلامی دی اور سرکاری بینڈ نے نیشنل ترانہ سنایا۔ اور مجلس استقبالیہ کے اراکین، معزز شہری اور باہر سے آئے ہوئے مہمانوں نے آپ کا استقبال کیا۔

جلسہ گاہ میں نعرہ ہائے تحسین کے ساتھ جب راج پرمکھ اپنی مخصوص نشست پر تشریف لائے تو تہنیت نامہ (نظم) پیش کیا گیا جس کو مہاراجہ نے بغور سن کر تحسین فرمائی۔ اس کے بعد ناظم اعلیٰ خیری صاحب نے راج پرمکھ کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔

شب میں راجا مرتا کا صاحب اٹل سابق وزیر خزانہ ریاست جے پور کے صدارتی خطبے کے بعد مولانا حفظ الرحمٰن صاحب اور مرکزی انجمن کے جنرل سکریٹری آل احمد سرور صاحب نے تقریر فرمائی۔

۳۰ مارچ کو ڈھائی بجے دن سے مشاعرے کی پہلی نشست کا آغاز حسب تجویز مشاعرہ کمیٹی جے پور کے قدیم ترین شاعر گل کے کلام سے کیا گیا

رات میں مقالہ خوانی کی نشست ہوئی جس میں ڈاکٹر مسعود حسین خاں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ اسلوب احمد انصاری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ رفیع اللہ عنایتی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ نثار احمد فاروقی دہلی۔ پروفیسر پریم شنکر صاحب سریواستوا جودھ پور نے حصہ لیا۔ اور دوسری نشست میں بھی کئی مقالے پڑھے گئے اور نسیم قریشی اور ذوقی کریمی ۔ ۔ ۔ ۔ نے تقریریں کیں۔ آخری اجلاس میں حیات اللہ انصاری صاحب نے بھی تقریر کی۔

۳۱ مارچ کو ۹ بجے دن سے کھلا اجلاس زیر صدارت آل احمد صاحب سرور جنرل سکریٹری انجمن ترقی اردو ہند شروع ہوا۔ پہلے راجستھان کی ریاستی شاخ کی تشکیل اور اس کے عہدے داروں کی بابت خیر بہوروی صاحب نے اعلان کیا اس کے بعد تجاویز پیش ہوئیں۔

تجاویز صفحہ ۹ پر درج ہیں۔

شب میں طرحی مشاعرے کی دوسری نشست شروع ہوئی جس میں مقامی اور راجستھان کے شعرا کے علاوہ باہر سے آئے ہوئے شعرا نے حصہ لیا۔ جیسے سیکش اکبرآبادی، مانی جائسی، عرش ملسیانی، ساغر نظامی، اعجاز صدیقی، ژاژ دہلوی اور شعری بھوپالی وغیرہ۔

مشاعرہ جے پور ریڈیو اسٹیشن سے نشر ہوا جس کا آغاز حسب تجویز مشاعرہ کمیٹی جے پور کے مشہور ہندو شاعر تحقی کے کلام سے ہوا۔

اردو کنونشن میں راج پرمکھ راجستھان کا خیر مقدم

الطاف احمد خیری صدر انجمن ترقی اردو جے پور کی افتتاحیہ تقریر

جناب والا! بحیثیت صدر انجمن ترقی اردو جے پور و ناظم اعلیٰ کل راجستھان اردو کنونشن مجھے یہ اعزاز و افتخار حاصل ہوا ہے کہ میں نہ صرف اعلیٰ حضرت کا پُر خلوص خیر مقدم کروں۔ بلکہ جملہ کارکنان و حاضرین جلسہ کی جانب سے تہہ دل سے شکریہ بھی ادا کروں کہ جناب والا نے ہماری استدعا قبول فرما کر اس کنونشن کا افتتاح کرنے کے لئے آج یہاں تشریف لانے کی زحمت گوارا فرمائی۔

تمام دنیا میں اور بالخصوص اس گہوارۂ تہذیب میں جسے ہم ہندوستان کہتے ہیں یہ عام دستور ہے کہ کوئی معزز مہمان تشریف لاتا ہے تو اس کی شایان شان اس کا استقبال اور خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ یہ خیر مقدم مختلف طریقوں اور گوناگوں اسلوب سے ہوتا ہے کہیں تو بقول شاعر ؎

دیدہ و دل فرش راہ!

کی تصویر کھینچی جاتی ہے اور کہیں غیر شاعرانہ انداز میں سیدھے سادے الفاظ میں "خوش آمدید" ہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ کم جیسا جناب والا نے ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ ہم نے خیر مقدم کیلئے یہ الفاظ منتخب کئے ہیں،

اے آمدنت باعث آبادی ما!

اس لئے کہ یہ ہی جذبات ہمارے جذبات کی صحیح ترجمانی کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ہم جناب والا کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ جہاں تک آپ کی ذات والا صفات کا تعلق ہے۔ یہ خیر مقدم محض ایک رسمی چیز نہیں ہے۔

جناب والا نہ صرف راجستھان کے جو ہندوستان کا عظیم ترین

ریاست جے پور کے آئینی سربراہ ہیں، بلکہ آپ شروع ہی سے علم و ہنر کے سرپرست و مربی رہے ہیں۔ اور آپ وسیع الخیالی، کشادہ دلی اور بے تعصبی میں عدیم المثال بھی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ آپ کے آباؤ اجداد بھی من جملہ اپنے دیگر کمالات کے خود بھی علم و فضل میں خاص مرتبہ رکھتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ علوم و فنون کے خاص سرپرست و حامی تھے۔ یہ خوبصورت شہر جسے جے پور کہتے ہیں صدیوں سے علوم و فنون اور صنعت و حرفت کا مرکز رہا ہے اور قرون وسطیٰ میں راجپوتانہ میں جے پور کو وہی مرتبہ حاصل تھا جو عہد قدیم کے یونان میں ایتھنز کو۔

اس موقع پر میں اعلیٰ حضرت کے چند ہی اجداد کا ذکر کروں گا جو اپنے ذاتی علم و فضل نیز سرپرستی علم و ہنر کے باعث تاریخ میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ ریاست جے پور کے ۱۹ ویں حکمران پرتھوی راج اپنے زمانے کے مشہور شاعر و درویش "سری کرشن دیو پیا سری" کے شاگرد رشید تھے۔ ۲۰ حکمران مہاراجہ بھگوان داس کے عہد میں فن خطابت، استعارہ و کنایہ اور ڈرامہ کی کتاب "گلشن سبزی" لکھی گئی۔

اعلیٰ حضرت کے مشہور ہم نام مہاراجہ مان سنگھ اول نہ صرف اپنے دور کے عظیم ترین سپہ سالار تھے بلکہ بلند پایہ عالم و فاضل بھی تھے اور خود ہندی کے قابل قدر شاعر۔

مہاراجہ جے سنگھ اول کا دور حکومت ایک نہایت درخشاں عالمانہ دور تھا۔ مہاراجہ موصوف کے متعلق سر جادو ناتھ سرکار جیسے مشہور مورخ نے لکھا ہے کہ مہاراجہ جے سنگھ اول ترکی اور فارسی میں کمال مہارت رکھتے تھے، اس کے علاوہ تاریخ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ ہندی اور اردو کے ماہر تھے۔

مہاراجہ رام سنگھ اول خود ایک اعلیٰ درجہ کے سنسکرت کے عالم تھے۔ اور ان کے عہد حکومت میں من جملہ دیگر تصانیف کے فارسی میں "گلستان خیال" لکھی گئی۔

سب جانتے ہیں کہ مہاراجہ سوائے جے سنگھ ثانی نے یہ دلکش شہر آباد کیا۔ اُن کا دور ایک سنہری دور تھا جس میں بیج پلا فلکیات، ریاضی اور دیگر علوم کا گہوارہ بنا ہوا تھا مہاراجہ موصوف خود ایک بلند پایہ عالم ایک اعلیٰ ریاضی داں اور ایک عدیم المثال عالم ہیئت تھے۔ انھوں نے ہندو فلکیات کا احیاء کیا اور اس وہ قوت رفتار عطا کی جو پریم گپت کے زمانے میں مفقود تھی مہاراجہ سوائے جے سنگھ ثانی نے فلکیات، ریاضی اور دیگر علوم و فنون کے مطالعہ اور تحقیق و تفتیش کو فروغ دیا ستاروں کی تصحیح شدہ فہرست جاری کی۔ تقویم یا جنتری کی اصلاح کی اور اجرام فلکی کی گردش کی پیمائش کے لئے آلات ایجاد کئے۔ ان ہی کے زمانے میں اقلیدس کے علم ہندسہ کا عربی سے سنسکرت میں ترجمہ ہوا جس کا نام "ریکھا گنت" رکھا گیا۔ مہاراجہ موصوف کے زمانے کی چند فارسی تصانیف کے نام بھی تاریخ میں محفوظ ہیں۔ مثلاً منتہی الادراک "نسخہ نجوم" وغیرہ۔

مہاراجہ سوائے جے سنگھ ثانی کے جانشین مہاراجہ سوائے ایشوری سنگھ کی کم از کم تصانیف کا تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔

مہاراجہ سوائے پرتھوی سنگھ جے پور کے ۳۲ ویں حکمران خود ایک مشہور ہندی شاعر تھے جن کا تخلص "ابربا ندھی" تھا۔ ان کے زمانے میں آئین اکبری کا ہندی میں ترجمہ ہوا۔

اعلیٰ حضرت کے جد امجد مہاراجہ سوائے رام سنگھ ثانی نے جے پور کے علمی و ادبی تفوق اور افضلیت کو مستحکم سے مستحکم تر بنا لیا اس وقت جس قدر تعلیمی ادارے مثلاً سنسکرت کالج، مہاراجہ کالج، کتب خانہ، عجائب خانہ، مدرسہ صنعت و حرفت وغیرہ ہیں۔ وہ سب کے سب مہاراجہ موصوف کے زمانے میں قائم ہوئے اس کے علاوہ انھوں نے ایک علوم مشرقی کا کالج بھی قائم کیا۔ جس میں عربی اور فارسی تعلیم دی جاتی تھی۔ علاوہ سنسکرت اور ہندی میں مہارت رکھنے کے مہاراجہ سوائے رام سنگھ ثانی کو فارسی اور اردو ادب سے بھی گہری دلچسپی تھی اور بنفس نفیس خود اکثر اوقات شعراء اور ادباء کی مجالس کی صدارت فرماتے تھے۔

ان کے جانشین مہاراجہ سوائے مادھو سنگھ بھی ان کے نقش قدم پر چلے اور علم و فن کی قدردانی فرماتے رہے۔ اب خود اعلیٰ حضرت کے عہد حکومت میں جو قدر و منزلت علم و ہنر کی ہوئی وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ آپ کے عہد میں تعلیم پر خاص طور سے توجہ کی گئی مدرسوں اور کالجوں کی تعداد کہیں سے کہیں پہنچ گئی۔ طلبا اور طالبات کی تعداد کئی گنا بڑھ گئی اور تعلیم پر ہر سال بے دریغ روپیہ خرچ کیا گیا۔ مہاراجہ کالج کی شاندار عمارت لڑکیوں کا مہارانی کالج میڈیکل کالج، گائتری دیوی گرلز اسکول۔ یہ سب بزبان حال آپ کے علمی و ادبی ذوق کی حقیقت بیان کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ راجپوتانہ یونیورسٹی جس کا مستقر جے پور ہے اور جس کے عالی جاہ چانسلر ہیں۔ آپ کی سرپرستی کی شہادت ادا کرتی ہے۔

ریاست جے پور کے قیام ہی کے زمانہ میں جے پور میں کئی بین الاقوامی جماعتوں کے جلسے مثلاً پی، ای، این کانفرنس اور متعدد آل انڈیا کانفرنسیں ہوئیں اور دو آل انڈیا مشاعرے ایک ۱۹۳۶ء میں اور دوسرا ۱۹۴۳ء میں منعقد ہوئے۔

(باقی آئندہ)

مہاراجہ جے پور کی تقریر

ہز ہائی نس مہاراجہ سر سوائی مان سنگھ والئی ریاست جے پور نے کل راجستھان اردو کونشن کا افتتاح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

اراکین انجمن ترقی اردو و حاضرین جلسہ!

مجھے اس جلسے میں شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی ہے اور جس محبت سے آپ نے ——— میرے اور میرے بزرگوں کا تذکرہ کیا ہے اس کے لئے میں آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جیسا کہ آپ نے کہا اردو زبان ہندوستان میں شروع ہوئی اور صدیوں سے سب قوموں کے لاکھوں لوگ خاص کر ناردرن انڈیا میں بولتے آئے ہیں۔ ہمارے کانسٹی ٹیوشن میں بھی اردو کو دوسری زبانوں کے ساتھ جگہ دی گئی ہے۔

مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ انجمن کی برانچ جو کہ جے پور میں ۱۹۳۸ء میں شروع ہوئی تھی اب اس کی برانچیں راجستھان میں دوسری جگہوں پر بھی ہیں اور اب وہ ایک راجستھان اسٹیٹ برانچ بنائی جا چکی۔

میں چاہتا ہوں کہ راجستھان میں سب زبانوں کی ترقی ہو اور ایسی لٹریری اور کلچرل سوسائٹیز بنیں جس سے سب لوگوں میں اور بھی آپس میں میل جول بڑھے۔ ایسی ایسوسی ایشن اور انسٹی ٹیوشن کا میری فیملی کو ہمیشہ خاص دھیان رہے گا۔ اور ہر طرح سے اُن کی مدد کی جائے گی۔

جے پور میں ہندو مسلم اور دوسری قوموں کے لوگوں میں ہمیشہ آپس میں بھائی چارے کا سلوک رہا ہے اور یہاں پارٹیشن کے بعد بھی امن رہا۔

اردو اور دوسری زبانوں کے لئے ——— یہ ضروری ہے کہ ان میں آسان الفاظ بڑھائے جائیں جو کہ عام لوگ بولیں اور سمجھ سکیں۔ ٹیکنیکل اور سائنٹفک نام ہمیں دوسری زبانوں سے لینے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ آپ کا یہ کنونشن اور مشاعرہ کامیاب رہے گا۔ اور جو پوئٹس اور اسکالرس باہر سے آئے ہیں وہ یہاں کی خوشی کی یادگار لے جائیں گے۔

اب میں آل راجستھان اردو کنونشن کے شروع کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔

مہارانی جے پور کی تقریر

ہز ہائی نس مہارانی گائتری دیوی صاحبہ مہارانی جے پور نے علمی نمائش کا افتتاح فرمانے سے پہلے ارشاد فرمایا۔

معزز خواتین!

جن الفاظ میں آپ نے مجھے خوش آمدید کہا ہے میں اس کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

تعلیم نسواں کی ترقی کے لئے میں نے جو کوشش کی ہے اس کو آپ نے جس طرح سراہا ہے اس کا مجھ پر بہت اثر ہوا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ آج کل تعلیم کی کس درجہ ضرورت اور اس دور میں جبکہ عورتوں کو مردوں کے ساتھ ساتھ ملک کی ترقی میں پورا پورا حصہ لینا ہے یہ اور بھی ضروری ہو گیا ہے کہ ہماری لڑکیاں بھی تعلیم میں لڑکوں سے کسی طرح بھی پیچھے نہ رہیں۔ اگر ہماری لڑکیاں خود تعلیم نہ حاصل کریں تو کس طرح ان سے امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنی ہونے والی اولاد کو صحیح طریقے سے تربیت دیں گی۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کو امور خانہ داری سے بھی پوری واقفیت ہونی چاہئے۔ اس سلسلے میں گھریلو دستکاری بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

زبان تعلیم کا ذریعہ ہے۔ اردو بھی اسی ملک کی ایک زبان ہے اور یہ تقریباً سارے شمالی ہندوستان بلکہ دکن میں بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ہر زبان کی ترقی اور ترویج کے لئے کتابوں کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے انجمن ترقی اردو جے پور کا یہ اقدام کہ کل راجستھان اردو کنونشن کے موقع پر ایک علمی اور ادبی نمائش بھی انھوں نے منعقد کی قابل تعریف ہے۔

کارکنان انجمن نے نہایت محنت اور جانفشانی سے بہت سی نایاب قلمی کتابیں فراہم کی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ جو لوگ اس نمائش کو خود دیکھیں گے ان کو نہ صرف اس کا اندازہ ہو جائے گا کہ راجستھان میں کیسے کیسے نادر قلمی نسخے موجود ہیں اور راجستھان دنیائے علم و ادب میں اپنا کیسا مرتبہ رکھتا ہے۔ نمائش دیکھنے والے اس سے نہ صرف مسرور ہوں گے بلکہ مستفید ہوں گے۔ ان چند الفاظ کے ساتھ میں نمائش کا افتتاح کرتی ہوں۔

جواب طلب امور کے لئے ۱۲ آنے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجئے۔ (منیجر)

خطبۂ استقبالیہ

پنڈت رام کشور دیاس ہوم منسٹر راجستھان

بزرگو اور دوستو!

اس سے قبل کہ میں اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ آپ صاحبان کی تشریف آوری کا تہہ دل سے شکریہ ادا کروں،

آپ صاحبان کا جے پور تشریف لانا جو راجستھان کا دارالحکومت ہے ہمارے لئے باعث مسرت اور موجب ہمت افزائی ہے۔ اس مبارک موقع پر میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور کونشن کے کارکنوں کی جانب سے جن میں میں بھی شامل ہوں۔ آپ صاحبان کی اس قدم رنجہ فرمائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

حضرات! یہ کچھ عام دستور سا ہوگیا ہے کہ ایسے مواقع پر بعض صاحبان ازراہ کسر نفسی اپنی کم علمی اور نااہلیت کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ لیکن میں جہاں تک خیال کرتا ہوں خودستائی تو حقیقتاً عیب ہی ہے مگر بجائے انکسار میں اپنی نااہلیت کا اظہار کروں تو آپ کے انتخاب پر حرف آنے کا اندیشہ ہے جو مجھے گوارا نہیں۔

یہ ضرور ہے کہ میں اردو کا نہ ادیب ہوں نہ شاعر۔ البتہ اس کا دلدادہ اور حامی ضرور ہوں۔ میں اردو کو خالص ہندوستان کی پیداوار اور ہندو مسلمانوں اور سکھوں کے اتحاد باہمی کا نمونہ اور نتیجہ سمجھتا ہوں۔ اس کی ابتدا کے متعلق مختلف روایتیں ہیں۔

(۱) یہ کہ اس کی ابتداء دکن سے ہوئی اور اس کی پہلی کتاب "معراج العاشقین" مصنفہ حضرت سید محمد گیسو دراز ہے جو اب سے ۵۰۰ سال قبل ۱۴۲۲ء میں گولکنڈہ میں پیدا ہوئے۔

(۲) یہ کہ اس کی ابتدا سلطان محمد قطب کے شاہ دیوان سے ہوئی جو آج سے ۳۸۰ سال پہلے ۱۵۸۰ء میں گولکنڈہ کا تخت نشین ہوا تھا۔

(۳) یہ کہ بقول شمس العلماء خواجہ حسن نظامی مرحوم حضرت محبوب الٰہی کے حکم سے جن کا وصال اب سے ۶۵۰ برس پہلے ۱۳۲۵ء میں ہوا، امیر خسرو اور رام دیو دکنی نے مل کر اس کی بنیاد ڈالی جیسا کہ خواجہ صاحب نے "نظامی بنسری" میں تحریر کیا ہے۔ خسرو رام دیو لائبریری تو آپ میں سے اکثر صاحبان نے درگاہ حضرت محبوب الٰہی میں دیکھی ہوگی۔

(۴) یہ کہ شاہجہاں کے لشکر سے اس کی ابتدا ہوئی اور ریختہ اردوئے معلیٰ بن گئی۔

(۵) ممکن ہے کہ یہ خیال ہی صحیح ہو کہ جو پنڈت دتاتریہ کیفی مرحوم نے ظاہر کیا ہے کہ "اُر" بمعنی دل اور "دو" سے مل کر "اردو" بنی یعنی ہندو مسلم دونوں کی یک دلی کا نتیجہ،

غرض کچھ بھی ہو اس کا آغاز سات سو برس کے اندر سرزمین ہند میں ہوا جس کو آج بھارت کہتے ہیں۔

اردو کے پاس اپنا سرمایہ ہی کیا تھا۔ اس نے اپنا دامن وسیع کیا۔ کچھ عربی سے کچھ فارسی سے کچھ سنسکرت سے اور کچھ ترکی سے لئے اور بہت سے مختلف مقامی زبانوں سے حتیٰ کہ جب انگریز ہندوستان میں آئے تو جو الفاظ انگریزی کے عام فہم تھے ان کو بھی بے تکلف اپنا لیا۔ البتہ ان سب میں ہر موقع پر اپنی ضروریات کے مطابق کچھ نہ کچھ تبدیلی ضرور کی اور جو اس کے معیار سلاست پر پورے اترے اُن کو جوں کا توں رہنے دیا۔ یہ بات واقعی قابل تعجب ہے کہ اس قدر کم مدت میں اس اردو زبان نے اتنی ترقی کی کہ ملک کے کونے کونے میں بولی جانے لگی۔

اس موقع پر یہ بات خاص طور سے قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں جس کو ڈھائی سال ہوئے اقوام متحدہ کی سرپرستی میں ایک ماہانہ رسالہ "کوریئر" شائع ہوا۔ جس میں زبانوں کے متعلق حیرت انگیز انکشاف ہوئے۔ اس میں لکھا ہے کہ اس وقت دنیا میں تیرہ ہزار زبانیں بولی جاتی ہیں۔ مگر ان میں چند ہی زبانیں ایسی ہیں جو دنیا بھر میں سب سے زیادہ بولی جاتی ہے۔ اس نے اس امر کا جائزہ لینے کے بعد کہ سب سے زیادہ کون سی زبان بولی جاتی ہے پہلا نمبر چینی زبان کو دیا۔ دوسرا انگریزی کو اور تیسرا اس میعار میں آپ کی اردو زبان کو۔ خیال فرمایئے کہ تیرہ ہزار زبانوں کو پیچھے چھوڑ کر ہندوستان کی پیدا شدہ زبان چین اور انگلستان کی زبان کے برابر درجے کو پہنچ گئی۔ ہندوستان اس زبان پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے جیسا کہ ہمارے ملک کے ہر دل عزیز وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو صاحب نے اس پر فخر کیا ہے۔

یہ اردو زبان اس قدر مقبول ہوئی کہ اس کے سیکڑوں اخبار اور رسالے ہندوستان کے گوشے گوشے سے جاری ہوئے اور اب بھی ہیں۔ اردو کے متعدد پریس بھی ہندوستان کے خاص خاص شہروں میں قائم ہوئے جنھوں نے اس کی بڑی خدمت کی ہے خاص طور پر منشی نولکشور صاحب کا نولکشور پریس جو لکھنؤ میں ہے اس کے ساتھ ہی ہمارا جے پور بھی اس معاملے میں پیچھے نہیں رہا ہے یہاں بھی ہیرا لال پریس اور بالچند پریس نے کافی خدمت کی ہے۔

اس کے ۔ وہ ہندوستان کے مشاہیر شعرا مثلاً شاہ حاتم، سودا، درد، مصحفی، انشا، شاہ نصیر، آتش، ناسخ، ذوق، غالب، مومن، میر حسن، دیا شنکر نسیم، شاہ ظفر، میر انیس، میرزا دبیر، امیر مینائی، داغ، جلال، انور، حالی، خواجہ وزیر، رند، اکبر الٰہ آبادی، مولانا فائز نارنولی، مولانا تسلیم نارنولی، مولانا تبسین نارنولی، مرزا ... دہلوی، نظم طباطبائی، شاد عظیم آبادی، ریاض خیر آبادی، جلیل، ڈاکٹر اقبال، علامہ کیفی، پنڈت ساحر دہلوی، سائل دہلوی، پنڈت ... نار لکھنوی، چکبست، حسرت موہانی، آرزو لکھنوی، سیماب اکبر آبادی وغیرہ نے اس کو کافی ترقی اور جلا دی۔

اسی طرح اس کے ادیب مرزا غالب، سر سید، شمس العلما ... آزاد، ڈاکٹر نذیر احمد، سورج نارائن مہر، میر امن دہلوی، رجب علی بیگ سرور، شمس العلماء حالی، مولانا ذکاء اللہ، پنڈت رتن ناتھ سرشار، پنڈت جانکی ناتھ مدن دہلوی، شیوبرت لال ورمن، بابا ... ناتھ، لالہ سری رام لکھنوی، لالہ سری رام دہلوی، علامہ کیفی دہلوی، ریاض خیر آبادی، منشی پریم چند، مولانا عبد الحلیم شرر وغیرہ وغیرہ نے اس کو بلند پایہ بنایا ہے۔

حضرات! ہمیں اس قابل فخر زبان کی ترقی میں نہ رکاوٹ پیدا کرنی چاہئے نہ فرقہ واری کا بہتان تھوپ کر اپنی تنگدلی کا اظہار کرنا چاہئے بلکہ جس طرح اور زبانوں کو پھولنے پھلنے کا حق ہے اردو کو بھی ہے۔

آپ صاحبان نے پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان کی وہ تقریر اخبارات میں پڑھی ہوگی جو انھوں نے ۱۳ فروری کو شہید نگر میں آل انڈیا کانگریس کے جلسے میں کی تھی۔ فرماتے ہیں کہ۔

> "لوگ یہ کہتے کیوں شرماتے ہیں کہ اردو ہماری زبان ہے۔ میں آپ سے یہ کہتے ہوئے شرمندہ ہوں کہ ابھی تک میرے صوبے میں اردو کا خوف ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ہندی والے اردو سے خائف ہیں۔ کیا اردو ہندی کو کھا جائے گی اردو میرے صوبہ کی زبان ہے اور مجھے اس پر فخر ہے۔ اسے کیوں دبایا جائے کیا اردو ہندی کو کاٹ کھائے گی؟"

حضرات! یہ اجتماع جس غرض سے کیا گیا ہے اور جس کے لئے آپ کو تکلیف دی گئی ہے۔ اس کا اظہار اغراض و مقاصد کے عنوان سے دعوت ناموں، اپیلوں، پوسٹروں اور پمفلٹوں کے ذریعے وضاحت میں کیا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ آپ حضرات ان پر خاطر خواہ غور و فکر فرمانے کے بعد صحیح نتیجہ پر پہنچیں گے اور مناسب و موزوں آئینی اقدامات کریں گے۔

اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے میں آپ حضرات کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس اُمید کے ساتھ اپنا خطبہ ختم کرتا ہوں کہ آپ حضرات اپنی پوری کوشش اور صائب رائے سے اس کوشش کو کامیاب بنائیں گے اور اس زبان کی ہر دلعزیزی میں فرق نہ آنے دیں گے۔ (جے ہند)

خطبۂ صدارت

راجہ امر ناتھ اٹل (سابق وزیر خزانہ ریاست جے پور)

حاضرین با تمکین!

راجستھان کی سرزمین، جو اب سے پہلے مختلف ریاستوں میں منقسم تھی، علم و ادب کے لحاظ سے ایک خاص مرتبہ رکھتی ہے۔ دور نہ جائیے۔ اسی جے پور کو دیکھ لیجئے جہاں آپ ہم اس وقت موجود ہیں کہ اس کے بانی مہاراجہ جے سنگھ دوم نہایت بلند مرتبہ مہندس و ادیب تھے۔ اُن کی تصانیف اور رصدگاہیں آج بھی نجومیوں کی آنکھ کا تارا ہیں۔ اسی وجہ سے جے پور کی آبادی کے ساتھ ساتھ علوم و فنون کی نشو و نما بھی شروع ہوئی جو رفتہ رفتہ حد کمال اور اردو درجہ عروج تک پہنچی۔ اسی طرح راجپوتانہ کے دیگر والیان ریاست نے بھی اہل علم و فن کو اپنے سایۂ عاطفت میں جگہ دی اور قدر افزائیاں کیں۔

راجستھان کی ادبی فضا کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ غدر سے پہلے ہی یہاں علوم مشرقیہ رائج ہو چکے تھے۔ یعنی میں اورنٹیل کالج جے پور قائم ہو گیا تھا۔ اور اردو نے کافی رواج پایا تھا۔ پھر دولتِ اودھ کے خاتمہ اور سلطنت مغلیہ کے انقراض کے بعد تو جب اہل علم و فضل پریشان حال ہو کر منتشر ہوئے تو انھوں نے ریاستوں کا رخ کیا۔ راجپوتانہ کے اکثر حکمرانوں نے ان کی قدر و منزلت کی۔ لہٰذا بیشتر اہل کمال یہیں کے ہو رہے۔ غالب، ذوق، مومن، شاہ نصیر، اور صہبائی وغیرہ کے تلامذہ بکثرت یہاں آئے۔ جن میں سے اکثر اسی خاک میں آسودہ ہیں۔ شعرا کے علاوہ بلند پایہ ادیبوں نے بھی اِدھر کا رخ کیا اور جا بجا سکونت پذیر ہو گئے۔

مہاراجہ سوائی رام سنگھ والئی جے پور نے ۲۶ مارچ کو میڈیکل ہال جے پور میں ایک عام جلسہ کر کے اپنی سرپرستی میں ایک علمی و ادبی سوسائٹی قائم کی جس میں زبان اردو کے مقالے پڑھے

تھے اور نظم و نثر میں علمی مقابلے ہوتے تھے۔ مشاعرے عام طور پر ہونے لگے اور ماہرین فنون کو اپنے کمالات ظاہر کرنے کا موقع ہاتھ آیا۔ اردو کے ساتھ ساتھ ہندی نے بھی رواج پایا اور کوئی میلن بھی رائج ہوئے۔ ۱۸۶۵ء میں جے پور میں اردو کا پریس "خاور نور" نامی قائم ہوا۔ اور "نیر راجستھان" نامی اردو کا اخبار جاری ہوا۔ یہ پہلا اخبار اور پہلا پریس تھا جو راجستھان میں جاری و قائم ہوا۔ یہی وجوہ تھے کہ گھر گھر علمی چرچے ہونے لگے۔ اور جابجا ادبی مجلسیں گرم رہنے لگیں۔

حصول علم کے ساتھ فن خطاطی میں بھی راجستھانیوں نے کمال کر دکھایا جن کے نمونے آپ کو نمائش میں ملیں گے۔ جے پور کا پوتھی خانہ اور کا کتب خانہ۔ سعیدیہ لائبریری ٹونک اور متعدد قدیم گھرانوں کے بھی کتب خانے اپنی علمی و ادبی اور فنی عظمتوں کے سبب آج بھی راجستھانی اہل علم و فن کے کمالات کے آئینہ دار ہیں۔

انھیں علمی خدمات اور متحدہ ادبی ذوق کے اثرات اب تک باقی ہیں جو وقتاً فوقتاً دلدادگان علم و ادب کو دعوت عمل دیتے ہیں اور گزشتہ روایات کو زندہ رکھتے ہیں۔ مثلاً اپریل ۱۹۳۶ء میں ایک آل انڈیا مشاعرہ البرٹ ہال جے پور میں منعقد ہوا اور پھر مارچ ۱۹۴۲ء میں دوسرا آل انڈیا مشاعرہ ٹاؤن ہال جے پور میں۔ اب بارہ سال بعد یہ تیسرا اجتماع تمام اہل راجستھان کی جانب سے آج ہو رہا ہے یہ ادبی صحبت و اجتماع قابل رشک ہے کہ آپ حضرات تشریف فرما ہیں اور ہم سب کی ایک ہی دھن ہے۔ ایک ہی خیال۔ ایک ہی زبان اور ایک ہی مقصد شرکت ہے۔ اور وہ یہ کہ اردو کی خدمت کریں اور اس کو زندہ و قائم رکھیں۔

حضرات! یہ اجتماع پچھلے دونوں مذکورہ اجتماعات کے مقابلے میں زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے کہ وہ صرف جے پور والوں کی طرف سے تھے اور یہ سارے راجستھان کی جانب سے ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد جداگانہ شائع ہو چکے ہیں۔

اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ اردو ہندوستان ہی میں پیدا ہوئی اور ہندوستانیوں کی کوشش سے ہی پروان چڑھی راجستھانی ریاستوں کے بیشتر حکمرانوں نے اس کی فراخدلی سے سرپرستی کی اور اپنی اپنی ریاستوں میں بحیثیت سرکاری زبان اس کو رائج کیا۔ یہ مختلف ریاستوں میں سالہا سال تک کم و بیش سرکاری زبان رہی۔

بعض لوگ جو اردو کے وجود ہی سے منکر ہیں یا اس کو بدیسی تحفہ قرار دیتے ہیں یا صرف مسلمانوں کی زبان کہہ کر کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں وہ روز روشن میں آفتاب کی موجودگی سے بھی انکار کر سکتے ہیں۔ اگر یہ صرف مسلمانوں کی زبان ہوتی تو ہندوؤں اور سکھوں کی مذہبی کتابوں کا اس میں بکثرت منتقل ہونا اور اس قدر مقبول ہونا کیا معنی؟

دراصل ایسا خیال کرنا اور اردو کو فرقہ وارانہ زبان قرار دینا اپنے تئیں حقیقت سے بیگانہ ثابت کرنا ہے اور ہندو ادبا و شعرا کے کارناموں کو برباد کرنا ہے۔ بلاشک اردو بلاتفریق ملت و مذہب ہندوستان کے باشندوں کی زبان ہے اور اس قدر شیریں و مقبول ہے کہ ہندوستان سے گزر کر دوسرے ملکوں میں پہنچی ہے۔ جہاں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ریڈیو سننے والے اصحاب بخوبی واقف ہیں کہ امریکہ اور اکثر ممالک یورپ میں بھی ریڈیو سے اس زبان میں خبریں سننے میں آتی ہیں۔ اور ایشیا کے ریڈیو اسٹیشن بھی اس زبان میں کچھ پروگرام نشر کرتے ہیں۔ پس اردو ایسا شکر نہیں کہ جسکو قلم بند کیا جاسکے۔

سیدھی بات یہ ہے کہ جب دستور ہند نے اپنی مسلمہ چودہ زبانوں میں اردو کو بھی تسلیم کر لیا ہے تو پھر اس موضوع پر بحث کرنا اپنا وقت ضائع کرنا ہوگا۔

ہندی کا سرکاری زبان ہونا مناسب و درست۔ وہ قبولیت سرکار کے تاج کی بجا طور پر اہل و مستحق ہے۔ مگر اردو کے سر سے مقبولیت عام کی پگڑی اتارنے کی کوشش کرنا دور اندیشی نہ ہوگی۔

اردو اگر ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ زبان نہیں تو پھر رتن ناتھ سرشار۔ برج نرائن چکبست۔ برجا موہن دتاتریہ کیفی۔ تربھون ناتھ ہجر۔ جوالا پرشاد برق۔ مہاراجہ سرکشن پرشاد شاد۔ دیا شنکر نسیم سر تیج بہادر سپرو اور درگا سہائے سرور کس زبان کے شاعر و ادیب تھے۔

میں نہیں سمجھتا کہ حامیان اردو پریشان و ہراساں کیوں ہوں۔ کیا دستور ہند کے آرٹیکلز ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۴۷ اور ۳۵۰ کے موجود ہوتے ہوئے، اردو کا تحفظ نہ ہو سکے گا؟ دراصل اردو پر یہ ایک آزمائشی دور ہے جس طرح چمن میں خزاں کا دور ہوتا ہے مگر اس سے چمن برباد تو نہیں ہوتا۔ بلکہ تسلط خزاں آمد بہار کا مژدہ ہوتا ہے زمانہ کروٹ بدلے گا۔ کشیدگیاں گھٹیں گی۔ اتحاد کی پینگیں بڑھیں گی سرزمین ہند کے رہنے والے اسی ملک میں رہیں گے۔ وہ کیسا عجیب وقت ہوگا۔ جب ایک دوسرا اپنی غلطی کا احساس کر کے از خود پشیمانی محسوس کرے گا اور کہہ اٹھے گا۔

ع "از کردۂ خویشتن الہی توبہ"

یہ اتحادی آثار نمایاں ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ راجستھان میں پہلی علامت یہ اجتماع ہے جس میں ہم آپ بلاتفریق مذہب و ملت دوش بدوش شریک ہیں۔ اردو کے تحفظ کا جذبہ بڑھتا جا رہا ہے اس کا اگر کوئی اندیشہ و خطرہ ہے تو صرف اس صورت میں کہ اردو والے

خود ہی اس کا ساتھ چھوڑ دیں اور بے عمل بن کر بیٹھ رہیں یا اس کو اس قدر ثقیل اور بوجھل بنائیں کہ عام لوگ نہ سمجھ سکیں۔ روزناجات اور رسائل کے اعداد و شمار دیکھنے سے آپ کو واضح ہوگا کہ اخباری دنیا میں اردو کا کیا مقام ہے۔ آپ مشاعروں میں ہندو مسلمان اور سکھوں کو دوش بدوش غزل خواں دیکھتے ہیں اور سینما کے پردہ میں اردو زبان کی فلمیں کثیر تعداد میں نظر آتی ہیں جس کے بولنے والے ہر قوم کے افراد ہیں

حضرات! اردو کے روزآنہ اخباروں کی تعداد ہندی کے سوا اور سب زبانوں کے اخباروں سے بڑھی ہوئی ہے اور اشاعت میں بھی انگریزی، ہندی اور بنگالی کے سوا سب سے زائد ہے مولانا آزاد نے ٹھیک فرمایا ہے کہ :۔

"مذہب بدلا جا سکتا ہے لیکن زبان نہیں بدل جا سکتی"

وزیراعظم پنڈت جواہرلال نہرو کا یہ قول ناقابل فراموش ہے کہ :۔

"ملک میں اردو کو ایک خاص مقام حاصل ہے"

اور یہ کہ :۔

"میں اردو پر فخر کرتا ہوں اور بدستور اردو بولتا رہوں گا۔ اردو میرے صوبے کی زبان ہے اور مجھے اس پر فخر ہے"

پس ہم راجستھانیوں کو کافی غور و فکر کے بعد بہت سے اہم فیصلے ہی نہیں کرنے ہیں بلکہ پابند آئین رہتے ہوئے ان پر عمل بھی کرنا ہے اور کرانا ہے۔ بچوں کو ان کی مادری زبان میں ابتداء سے انتہا تک تعلیم دلوانی ہے۔ اردو نصاب کی کتابوں کا انتظام کرنا ہے۔ اس مشترکہ ورثۂ آبائی کی دل و جان سے حفاظت بھی کرنی ہے۔ اور اس کو اس کے صحیح مقام پر پہونچا کر قائم رکھنا ہے۔ اس کے جائز حقوق دلوا کر رہنا ہے اور آنے والی نسلوں کے لئے سازگار فضا پیدا کرنی ہے۔ کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ہماری مشترکہ کوشش ورثۂ آبائی کا تحفظ نہ کر سکے اور اس کو قائم و برقرار نہ رکھ سکے۔ پروردگار عالم ہماری مدد کرے۔

خیر مقدم مہارانی صاحبہ جے پور

بموقع افتتاح علمی نمائش راجستھان اردو کنونشن جے پور

بیگم الطاف احمد خیری نے مہارانی صاحبہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا :۔

علیا حضرت، سری مہارانی صاحبہ اور بہنو!

اردو سے دلچسپی رکھنے والی اور اس کو اپنی مادری زبان سمجھنے والی راجستھان کی خواتین آج جس قدر خوشی اور فخر کا اظہار کریں وہ بالکل بجا ہے۔ اس لئے کہ آج کل راجستھان اردو کنونشن کے سلسلے میں۔۔۔۔۔ نمائش کا افتتاح کرنا ایسی ہستی نے قبول فرمایا ہے، جو روشن خیال اور علم دوست ہے۔ اور جس کو ہم علم کی ملکہ کہیں تو بیجا نہ ہوگا۔

علیا حضرت، ایک بڑی ریاست کی مہارانی ہونے کے سبب سے ہی تعظیم و عزت کی مالک نہیں ہیں۔ بلکہ اس وجہ سے بھی کہ ان کو تعلیم و تربیت کا خاص طور پر خیال ہے، مہارانی صاحبہ کے نام پر لڑکیوں کا ایک پبلک اسکول اور دوسرا کالج صرف لڑکیوں کے لئے قائم ہے جن میں بہترین تعلیم و تربیت کا انتظام ہے اور چونکہ خود مہارانی صاحبہ تعلیم نسواں پر متوجہ ہیں اور اپنا قیمتی وقت خرچ کرتی ہیں اس لئے اس کالج اور اسکول کا کوئی جواب راجستھان میں نہیں۔ اس کے علاوہ نسوانی دستکاریوں کی طرف بھی مہارانی صاحبہ خاص توجہ فرماتی ہیں۔

جے پور آج ہی علم و ادب کے جہان میں اور اخباری دنیا میں پیش پیش نہیں ہے بلکہ آج سے ایک سو تیس برس پہلے بھی جے پور کی شہرت اخبار کے صفحہ کی زینت تھی آپ اسی نمائش میں رسالہ "آجکل" بابتہ ماہ فروری ۱۹۵۸ء میں ایک صفحہ ایسا بھی دیکھیں گی جس میں ۱۸۲۸ء کی جے پور کی ایک خبر ہندوستان کے پہلے اردو اخبار "جام جہاں نما" نے اپنے پہلے صفحہ پر چھاپی تھی جس میں اس زمانے کی مہارانی صاحبہ کے احکام کا حوالہ ہے جو انھوں نے دیوان ریاست کو دئیے اور جس میں موتی ڈونگری جواب "تخت شاہی" کہلاتا ہے کے قریب کا ایک واقعہ بھی درج ہے۔ رسالہ آج کل نے اخبار "جام جہاں نما" میں درج شدہ خبر کا عکس چھاپا ہے اس کی عبارت خالص اردو کی عبارت ہے۔ یعنی مہارانی صاحبہ کے احکام کے وہ الفاظ جو انھوں نے دیوان ریاست کو دئے اس زمانہ کی اردو کا نمونہ ہے۔

علیا حضرت، نمائش کے متعلق مجھے کچھ زیادہ عرض نہیں کرنا۔ اس لئے کہ آپ بچشم خود دیکھ کر اندازہ فرمائیں گی کہ راجستھان میں کیسی کیسی نادر کتابیں اور علوم و فنون کے کیسے کیسے نایاب نسخے موجود ہیں۔ مثال کے طور پر صرف ایک

کتاب کا حوالہ عرض کرتی ہوں۔ یعنی "ملتقی الابحر" آپ دیکھیں گی جو خود مصنف کے قلم کی لکھی ہوئی اور ۵۰۰ برس پرانی ہے۔ اسی طرح چار سو، ساڑھے چار سو برس پہلے کی اور کتابیں بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گی جو اپنے موضوع، مصنف کی شخصیت اور خط کے لحاظ سے نہایت اہم اور بہت بلند مرتبہ ہیں۔ بہت سی کتابیں ایسی ہیں جو خود مصنفوں کی لکھی ہوئی ہیں اور آج تک نہیں چھپیں، اور صرف ایک ہی نسخہ ہے۔ اس طرح جے پور کے فن مصوری کے بھی آپ کو بہتر نمونے ملیں گے۔

کل راجستھان اردو کنونشن جے پور کی

منظور کردہ تجاویز

(۱) حکومت راجستھان سے استدعا کرتا ہے کہ جماعت اول سے جماعت ششم تک جن طلبا کی مادری زبان اردو ہے ان کو اردو کی تعلیم دی جائے اور ذریعہ تعلیم بھی اردو کو قرار دیا جائے اور جہاں یہ انتظام نہ ہو وہاں اس کا انتظام کیا جائے۔

محرک:۔ شیخ غفار علی صاحب

موید:۔ محمد حسین صاحب کوٹہ

(۲) حکومت راجستھان سے استدعا کرتا ہے کہ حکومت ہند کی اس ہدایت کی پابندی کی جائے کہ احکام مدارس کے نام جاری کرے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ جس کلاس میں دس یا جس اسکول میں چالیس طلبہ اردو پڑھنے والے ہوں وہاں اردو کی تعلیم کا انتظام کیا جاوے اور اس امر کا معقول انتظام کردے کہ سرکاری اور امداد یافتہ اسکول اس ہدایت کی واقعی تعمیل کریں۔

محرک:۔ محمد صلاح الدین خاں

موید:۔ قاضی الاسلام صاحب

(۳) کل راجستھان اردو کنونشن منعقدہ جے پور حکومت راجستھان سے مستدعی ہے کہ جبریہ ابتدائی تعلیم کا نفاذ ہونے پر اس امر کا معقول انتظام پہلے سے کر دیا جائے کہ جن بچوں کی مادری زبان اردو ہے ان کا ذریعہ تعلیم اردو کو قرار دیا جائے اور ان کو اردو کی تعلیم دی جائے اور کسی قسم کی کوئی رکاوٹ یا دقت اس میں پیدا نہ ہو۔ مادری زبان سے مراد وہ زبان ہے کہ جو بچہ کے والدین یا سرپرست ظاہر کریں۔

محرک سید انتظام علی صاحب

موید سید منظور الحسن برکاتی

(۴) کل راجستھان اردو کنونشن منعقدہ جے پور۔ حکومت راجستھان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ابتدائی تعلیم کے درجہ پر اختیاری مضامین کو لازمی مضمون کی شکل میں بہ کثرت منتقل نہ کیا جائے اور لازمی کے علاوہ اور کسی مضمون کا اضافہ نہ کیا جائے تاکہ طلبا کے دماغ پر غیر معمولی بوجھ نہ پڑے اور اس اصول کے تحت سنسکرت کو لازمی مضمون قرار نہ دیا جائے بلکہ صرف اختیاری ہی رکھا جائے۔

محرک:۔ شیخ غفار علی صاحب

موید:۔ محمد حسین صاحب کوٹہ

(۵) کل راجستھان اردو کنونشن منعقدہ جے پور حکومت راجستھان سے مطالبہ کرتا ہے کہ راجستھان کے گورنمنٹ گرلز ہائی اسکولس میں اردو کا مضمون بطور اختیاری مضمون بدستور برقرار رکھا جائے اور جہاں نہ ہوں اس کو جاری کر دیا جائے۔

محرک:۔ ماسٹر نند لال نگم

موید:۔ قاضی الاسلام صاحب

(۶) کل راجستھان اردو کنونشن منعقدہ جے پور حکومت راجستھان سے درخواست کرتا ہے کہ اگرچہ کیرو کولم میں بعض جماعتوں کے لئے اردو کو بطور اختیاری مضمون کے داخل نصاب کر لیا گیا ہے۔ لیکن سیلیبس میں اردو کی تعلیمی کتابوں کے نام درج نہیں ہیں۔ اس لئے کنونشن کا مطالبہ ہے کہ سیلیبس میں اردو کتابوں کے نام درج کردے اور ان کی اشاعت و دستیاب ہوتے رہنے کا معقول انتظام کیا جائے۔

محرک:۔ حافظ محمد ایوب خاں قمر

موید: منور احمد خاں صاحب ادے پور

(۷) کل راجستھان اردو کنونشن منعقدہ جے پور حکومت راجستھان سے مطالبہ کرتا ہے کہ راجستھان کے تمام ڈگری اور پوسٹ گریجویٹ کالجوں کے ایم۔ اے کلاسوں میں بھی اردو کی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔

محرک: پنڈت پریم شنکر صاحب سریواستو

موید: سید انتظام علی صاحب

(۸) کل راجستھان اردو کنونشن منعقدہ جے پور حکومت راجستھان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اردو کے تعلیمی اداروں، کتب خانوں، دارالمطالعوں اور نیز تعلیمی و ادبی اداروں کو نیز ایسے مدارس تعلیم بالغان کو جو اردو کی تعلیم دیتے ہیں ان کو حکومت کی طرف سے معقول مالی امداد

دی جائے۔

محرک :۔ احترام الدین احمد جنرل سکریٹری

موید :۔ دلیپ سنگھ صاحب ایم ایل اے کوٹہ

(۹) کل راجستھان اردو کنونشن منعقدہ جے پور، راجپوتانہ یونیورسٹی سے استدعا کرتا ہے کہ بی۔ اے، انٹرمیڈیٹ اور ہائی اسکولوں کے امتحانات میں طلبا کو اختیار دیا جائے کہ زبان کے پرچوں کے علاوہ دیگر مضامین کے پرچوں کا جواب اردو میں لکھ سکیں۔ نیز ترجمہ کے لئے جس طرح انٹرمیڈیٹ اور ہائی اسکول میں اب تک عبارت ترجمہ طلبہ اردو میں دی جاتی تھی۔ اب بھی اردو کے طلبا کے لئے اردو میں دی جائے۔ اور یونیورسٹی اپنی اس اعلان کو واپس لے لے کہ ترجمہ کے لئے اردو کی عبارت آئندہ نہیں دی جائے گی۔

محرک :۔ حامی الدین خاں

موید :۔ سید اقبال علی صاحب وکیل

(۱۰) کل راجستھان اردو کنونشن منعقدہ جے پور، راجپوتانہ یونیورسٹی سے استدعا کرتا ہے کہ جس طرح اجمیر بورڈ اور علی گڑھ یونیورسٹی نے امتحانات جامعہ اردو علی گڑھ کو تسلیم کرکے اُس کے کامیاب طلبہ کو صرف انگریزی زبان میں امتحانات کی اجازت دے دی ہے۔ اسی طرح .... راجپوتانہ یونیورسٹی میں بھی اجازت دے دے۔

محرک :۔ سید علی صاحب نقوی

موید :۔ حافظ ایوب خاں صاحب قمر

(۱۱) کل راجستھان اردو کنونشن جے پور، صدر جمہوریہ ہند سے تحت دفعہ ۳۴۷ دستور ہند استدعا کرتا ہے کہ تمام دفاتر اور عدالتوں کے نام حکم عام جاری کر دیا جائے کہ اردو میں لکھی ہوئی درخواستیں اور دستاویزات قبول کی جائیں اور دستاویزات کے لئے یہ پابندی نہ لگائی جائے کہ اسکو ہندی میں ٹرانسکرپشن کی جائے نیز استدعا کرتا ہے کہ اردو کے تحفظ کے لئے اپنی خصوصی اختیارات کام میں لیں۔

محرک :۔ سید انتظام علی صاحب

موید :۔ سید آغا حسین صاحب

(۱۲) کل راجستھان اردو کنونشن منعقدہ جے پور حکومت راجستھان سے استدعا کرتا ہے کہ وہ اپنی اعلانات، توضیح اشتہارات اور دیگر اہم مطبوعات اردو داں طبقہ کی سہولت کے لئے اردو زبان میں بھی شائع کیا کرے۔

محرک :۔ احترام الدین احمد

موید :۔ پنڈت کاشی پرشاد صاحب تیواری

(۱۳) کل راجستھان اردو کنونشن منعقدہ جے پور حکومت ہند و حکومت راجستھان سے استدعا کرتا ہے کہ ملازمتوں کے تقرر کرنے کے لئے ان لوگوں کو مساویانہ سہولتیں دی جائیں جن کی مادری زبان اردو ہے اور پبلک سروس کمیشن کے تحت جو مقابلے کے امتحانات خالی جگہوں کے پُر کرنے کے سلسلے میں ہوتے ہیں۔ ان میں امیدواروں کو اجازت دی جائے کہ وہ اردو میں بھی جوابات لکھ سکیں۔

محرک :۔ خان بہادر الطاف احمد صاحب خیری

موید :۔ پنڈت ایس۔ کے زتبو صاحب۔

(۱۴) کل راجستھان اردو کنونشن منعقدہ جے پور حکومت راجستھان سے استدعا کرتا ہے کہ وہ عملہ مردم شماری راجستھان کی اس ترکیب و تدبیر پر غور و توجہ فرمائے جس کے باعث ۱۹۵۱ء کی مردم شماری میں ان لوگوں کی تعداد بہت بُری طرح گھٹا دی گئی ہے کہ جن کی مادری زبان اردو ہے۔ اور یہ کہ اردو کو صرف مسلمانوں کی زبان قرار دے دیا ہے۔ بلکہ مسلمانوں میں بھی صرف پردیسی مسلمانوں کی۔ باوجودیکہ دستور ہند میں اردو ایک مستقل و جداگانہ زبان تسلیم کی گئی ہے۔ مگر اس کو مغربی ہندی کی ایک ذیلی زبان قرار دے دیا ہے۔ لہٰذا آئندہ مردم شماری کے موقعے پر اس قسم کی بے قاعدگیاں اور حق تلفیوں کی کارروائی عمل میں نہ آنے کا انتظام معقول و مضبوط کر دیا جائے۔ کہ اردو کو جداگانہ ایک مستقل زبان تسلیم کیا جائے اور اس کے بولنے اور مادری زبان ماننے والوں کی صحیح تعداد معلوم کی جائے۔

محرک :۔ احترام الدین احمد

موید :۔ خان بہادر الطاف احمد خیری

(۱۵) کل راجستھان اردو کنونشن منعقدہ جے پور حکومت راجستھان سے مستدعی ہے کہ یونانی دواخانوں میں جو نسخہ مریضوں کو دئے جاتے ہیں، وہ اردو ہی میں لکھے جاتے ہیں اور رجسٹروں کا اندراج بھی اردو میں ہی کیا جاتا ہے۔ کیونکہ رسم الخط کے بدل جانے سے دواؤں کے

غلط نام پڑھے جا سکتے ہیں اور دوسری زبان کے استعمال میں خطرہ جان یقینی ہے۔

محرک :۔ قاضی الاسلام صاحب ٹونک

موید :۔ سید منظور الحسن صاحب

(۱۶) چونکہ آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن جے پور میں اردو کے پروگرام بہت ہی کم تعداد میں نشر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے راجستھان کا بسنے والا اردو طبقہ ریڈیو کے فائدہ سے محروم رہتا ہے اس لئے کل راجستھان اردو کنونشن منعقدہ جے پور کا یہ اجلاس محکمہ نشر و اشاعت کو توجہ دلاتا ہے کہ آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن جے پور سے اردو کے پروگرام معقول تعداد میں نشر کئے جایا کریں۔ نیز اردو کے پروگرام کو ہندی کا جزو قرار دینے کے بجائے علیحدہ رکھا جائے۔

محرک :۔ احترام الدین احمد شاغل

موید :۔ قاضی الاسلام۔

(۱۷) کل راجستھان اردو کنونشن منعقدہ جے پور ضروری سمجھتا ہے کہ اردو کا ایک معیاری پریس راجستھان میں قائم کیا جائے ——— اور اس کی مکمل اسکیم پیش کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنا دی جائے جو اپنی تجویز و اسکیم بہت جلد پیش کرے اور جس قدر جلد ممکن ہو پریس کا اجرا کیا جائے۔

محرک :۔ مولانا حبیب اللہ صاحب فضائی

موید :۔ احمد حسین صاحب جھنجھنوں

(۱۸) کل راجستھان اردو کنونشن منعقدہ جے پور کا یہ اجلاس عام تجاویز منظور شدہ از نمبر ۱ تا ۱۸ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ریاستی شاخ انجمن ترقی اردو راجستھان کو پورا پورا اختیار دیتا ہے اور امید کرتا ہے کہ ریاستی انجمن کے ارباب حل و عقد ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے میں پوری سرگرمی سے کام لیں گے۔ نیز یہ اجلاس ریاستی شاخ کو اختیار دیتا ہے کہ وہ ان تجاویز کی کاپیاں اخبارات اور متعلقہ محکمہ جات سرکاری میں ارسال کرے۔

منجانب صدر

ریاستی شاخ کا قیام

راجستھان میں ریاستی شاخ کے قیام کی تجویز کوئی نئی تجویز نہیں ہے سب سے پہلے اس کی تحریک ٹونک راج کی انجمن ترقی اردو نے اپنے ایک جلسے میں کی تھی جو ۱۰ اپریل ۱۹۵۳ء کو نیر بہادری صاحب کی تشریف آوری کے موقع پر ہز ہائی نس پیلس نذر باغ سنہری کوٹھی میں حافظ قاری عبد الحئی صاحب کی صدارت میں ہوا تھا۔

دوسری تجویز ۱۹۵۵ء کے ایک نمائندہ جلسہ میں منظور ہوئی تھی جس کا اجلاس خواجہ غریب نواز کے عرس کے موقع پر ۱۱ مارچ کو اجمیر شریف میں ہوا تھا۔ اور مولوی احترام الدین احمد صاحب شاغل سکریٹری انجمن ترقی اردو جے پور کی تحریری تجویز پر صدر مجلس استقبالیہ مولانا محمد حبیب اللہ .. صاحب فضائی نے اعلان کیا تھا کہ راجستھان کی ریاستی شاخ جے پور میں قائم کر دی جائے۔ اس کی تائید میں ایک تجویز پروفیسر [illegible] الدین صاحب نے پیش کی تھی جس کی تائید قاضی مولانا سید قاضی الاسلام صاحب ٹونکی نے کی تھی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے ریاستی شاخ کے عہدے داروں کا اعلان کیا۔ یہ اعلان مرکزی انجمن کے جنرل سکریٹری جناب آل احمد صاحب سرور کی موجودگی میں ہوا۔

ریاستی شاخ کے قیام اور اس کے عہدے داروں کے انتخاب میں راجستھان کی حسب ذیل شاخوں کے نمائندگان نے حصہ لیا۔ جے پور، جودھ پور، ٹونک راج، مال پورہ، دھول پور، جھنجھنوں، کوٹہ۔

ریاستی شاخ کے عہدیدار اور ممبران

خان بہادر الطاف احمد صاحب خیری	صدر
پنڈت ایس۔ کے زتشی صاحب	نائب صدر
پروفیسر پریم شنکر صاحب سریواستوا (جودھ پور)	"
پنڈت کاشی پرشاد صاحب تیواڑی	خازن
احترام الدین احمد صاحب شاغل عثمانی	سکریٹری

ممبران مجلس منتظمہ :۔ حافظ محمد ایوب خاں قریبہ پور، محمد وحید اللہ جودھ پور، محمد حسین ایڈوکیٹ کوٹہ، پروفیسر رام سروپ کوٹہ، سید منظور الحسن برکاتی ٹونک راج، سید قاضی الاسلام ٹونک راج، سید علی نقوی جھنجھنوں، الحاج قاضی سید امداد علی نقوی مال پورہ، قاضی معراج الدین دھول پور ——— ریاستی شاخ کے ممبران کی تعداد ۲۱ ہوگی باقی ممبران ان شاخوں سے لئے جائیں گے جو ریاست میں قائم کی جائیں گی۔

ہندوستان میں اردو کی سب سے بڑی اشاعت گاہ
مطبع منشی نولکشور لکھنؤ

جہاں آپ کو اردو زبان میں تمام علوم و فنون کی بلند پایہ معیاری کتابیں مل سکتی ہیں۔ فہرست کتب بلا قیمت ارسال کی جاتی ہے۔ نیچے لکھی ہوئی کتابیں "ہماری زبان" کے حوالے سے طلب فرمائیے۔

کلیات نظیر

طوطیٔ ہند حضرت نظیر اکبرآبادی کا تمام اردو فارسی کلام ابتدا میں حالات بڑے سائز کے ۷۰۰ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اعلیٰ طباعت۔ خوشنما جلد۔ بہترین سفید کاغذ

(قیمت مجلد بارہ روپے)

محامد خاتم النبیین

اردو کے مشہور شاعر حضرت امیر مینائی کے تمام منتخبہ کلام کا مجموعہ جس سے ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔ عمدہ کاغذ اعلیٰ طباعت

قیمت نو آنے

عقل و شعور

علامہ فدائی بدایونی کی معرکۃ الآرا کتاب بچوں اور بالغوں کی تعلیم کا طریقہ اور اسباق مدد علوم و فنون کا مختصر تعارف اور ضروری اسباق تقریباً چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔

(قیمت دو روپے چار آنے)

تاریخ اودھ

مولانا نجم الغنی رامپوری کی مشہور تاریخ جس میں اودھ کے تمام حکمرانوں کے حالات سیاسی انقلابات معاشی و اقتصادی حالات بڑی تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں اودھ کی تاریخ پر اس سے بڑی کوئی کتاب موجود نہیں ہے قیمت کامل پانچ جلد بارہ روپے

کلیات رجب

مولانا محمد حنیف علی رجب بڑے باکمال عالم اور شاعر تھے ان کا تمام اردو فارسی کلام یکجا شائع ہوا ہے طباعت کاغذ عمدہ

قیمت دو روپے

چمن بے نظیر

اردو اور فارسی کے تمام باکمال شعرا کی مقبول عام اور مشہور غزلیات کا لاجواب انتخاب

عمدہ طباعت

قیمت ایک روپیہ تین آنے

معرکۂ چکبست و شرر

مولانا شرر اور منشی سجاد حسین ایڈیٹر اودھ پنچ کا مشہور مباحثہ مثنوی گلزار نسیم پر طباعت و کاغذ اعلیٰ۔

قیمت دو روپیہ آٹھ آنے۔

مثنوی میر حسن

مشہور شاعر میر حسن کی معرکۃ الآرا مثنوی یعنی بدر منیر اور بے نظیر کا قصہ اعلیٰ طباعت، عمدہ کاغذ مع تصویر مصنف۔

قیمت ایک روپیہ۔

ثمرۂ فصاحت

لکھنؤ کے مشہور شاعر استاد عباس حسین فصاحت لکھنوی کا دیوان عمدہ سفید کاغذ اعلیٰ طباعت۔

قیمت غیر مجلد دو روپے آٹھ آنے

سروش سخن

غالب کے غیر معروف شاگرد جناب سخن دہلوی کی تصنیف ہے اردو نثر نگاری کا اعلیٰ نمونہ ہے ایک دلکش قصہ کو دلچسپ پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ تصاویر بھی شامل ہے قیمت نو آنے

بہارستان سخن

آتش، ناسخ اور آباد کی ہم طرح غزلوں کا قابل دید انتخاب

(قیمت بارہ آنے)

بستان حکمت

فقیر محمد گویا لکھنوی جیسے باکمال ادیب و شاعر نے انوار سہیلی کا فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا تھا۔ یہ کتاب اردو ادب کی بہترین کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ اعلیٰ سفید کاغذ عمدہ طباعت قیمت دو روپے۔

اس پتے پر لکھئے: منیجر راجہ رام کمار سیکشن۔ نولکشور بکڈپو۔ لکھنؤ

(پرنٹر پبلشر آل احمد سرور جنرل سکریٹری انجمن ترقی اردو ہند نے نیشنل پرنٹرس کمپنی میں چھپوا کر مرکزی انجمن علی گڑھ سے شائع کیا)